

شہن طالب پیش

مؤلف حضرت علامہ مولانا شہزاد قادری تراوی صاحب



تحریک اتحاد اہلسنت پاکستان (کراچی)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اگر کوئی شخص اپنی بیوی کو ایک دم تین طلاقوں دے دے یعنی یوں کہے، تجھے تین طلاق یا تین طلاقوں یا یوں کہے تجھے طلاق ہے، تجھے طلاق ہے۔ ان صورتوں میں طلاقوں تین ہی واقع ہوں گی اور اس کی عورت ہمیشہ کے لئے اس پر حرام ہو جائے گی۔ اس پر اکثر صحابہ کرام علیہم الرضوان، ائمہ اربعہ امام ابو حنفیہ، امام شافعی، امام مالک اور امام احمد ابن حنبل حمّهم اللہ اور جمہور علمائے اسلام متفق ہیں۔

اس بات میں شک نہیں کہ ایک دم تین طلاق دینا بہت ہی برا اور سخت جرم ہے، ایسا نہیں کرنا چاہئے لیکن اگر کوئی حماقت اور غلطی سے بر طریقہ خلافِ سنت ایک دم ہی تین طلاقوں دے دے تو بلاشبہ اس نے بہت برا کیا مگر طلاقوں بہر حال واقع تین ہی ہو جائیں گی اور اس طرح طلاق دینے والا گنہ گار بلکہ ظالم ہے۔
اللّٰہ تعالیٰ کا سورہ بقرہ میں فرمان ہے۔

القرآن:

الْطَّلاقُ مَرْقَانٌ صَفَّإِمْسَاكٌ بِمَعْرُوفٍ أَوْ تَسْرِيْحٌ

بِإِحْسَانٍ

ترجمہ کنز الایمان: یہ طلاق دو بار تک ہے پھر بھلائی کے ساتھ روک لینا ہے یا نکوئی کے ساتھ چھوڑ دینا ہے۔ (سورۃ البقرہ، آیت 229، پارہ 1)
اب دو طلاقوں کے بعد یہ معاملہ ہے یا تو ان کو روک لو یا ان کو چھوڑ دو۔ اس کے بعد اللّٰہ تعالیٰ نے فرمایا

فَإِنْ طَلَقَهَا فَلَا تَحْلُّ لَهُ مِنْ بَعْدُ حَتَّىٰ تَنكِحَ زَوْجًا

غَيْرَةٌ۔ (سورۃ البقرہ، آیت 230)

ترجمہ کنز الایمان: پھر اگر تیسرا طلاق اسے دی تو وہ عورت اسے حلال نہ ہوگی جب تک دوسرے خاوند کے پاس نہ رہے۔

الطلاق مرتان اس کی دو صورتیں ہیں
1..... دونوں طلاقیں یکبار ہوں۔

2..... دونوں طلاقیں ایک ایک کر کے دی جائیں۔
جب یکبار دو کا ہونا پایا جا سکتا ہے تو تین کا بھی ہونا پایا جا سکتا ہے۔

فَإِنْ طَلَقَهَا اس کی دو صورتیں ہیں
1..... یا تو اسی طہر میں تیسرا طلاق دے دے۔

2..... یا اگلے طہر میں تیسرا طلاق دے دے۔

جس طہر میں دو طلاقیں دی تھیں، اسی طہر میں تیسرا طلاق بھی دیتا ہے تو تینوں طلاقیں واقع ہو جائیں گی اور اگر تیسرا جا کے اگلے طہر میں طلاق دیتا ہے تو پھر بھی تینوں واقع ہو جائیں گی۔

الہذا یہ آیت بھی لازم کر رہی ہے کہ تینوں طلاقیں ایک ہی طہر میں جو دی گئی ہیں، وہ ضائع نہیں جائیں گی، ان میں سے کوئی لغو نہیں جائے گی بلکہ تینوں کی تینوں واقع ہو جائیں گی۔ جب وہ تینوں واقع ہو جائیں گی تو اس کے بعد یہ جائز نہیں ہے کہ وہ عورت پھر اسی گھر میں بحیثیت زوجہ رہے۔

درج بالا آیات سے معلوم ہوا کہ اگر کوئی شخص اپنی بیوی کو تینوں طلاقیں یکبار

دے، ایک جملے میں دے، ایک طہر میں دے یا علیحدہ علیحدہ طہروں کے اندر دے، وہ تینوں کی تینوں واقع ہو جاتی ہیں۔

اب اس ضمن میں احادیث ملاحظہ فرمائیے۔

حدیث شریف ﷺ

أَخْبَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ رَجُلٍ
طَلَقَ امْرَأَتَهُ ثَلَاثَ تَطْلِيقَاتٍ جَمِيعًا فَقَامَ غَضِبًا نَّمَّ
قَالَ أَيُّلَعَبُ بِكِتَابِ اللَّهِ وَأَنَا بَيْنَ أَظْهُرِكُمْ حَتَّى قَامَ
رَجُلٌ وَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَلَا أَقْتُلُهُ؟

(سنن نسائی، باب الطلاق)

ترجمہ: (حضرت محمود بن لمید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں) کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو ایک آدمی کے متعلق خبر دی گئی جس نے اپنی بیوی کو اکھٹی تین طلاقیں دیں تو آپ غضبناک حالت میں کھڑے ہو گئے اور فرمایا کیا اللہ کی کتاب سے مذاق کیا جا رہا ہے حالانکہ میں تمہارے اندر موجود ہوں۔ یہاں تک کہ ایک آدمی کھڑا ہوا اور اس نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم! کیا میں اس کو قتل نہ کرو؟

فائدہ ﷺ اس حدیث شریف سے ثابت ہوا کہ ایک دم تین طلاق دے دی جائیں تو واقع ہو جاتی ہیں۔ اگر واقع نہیں ہوتیں تو پھر حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم غضبناک کیوں ہوئے اور کیوں فرمایا کہ میرے ہوتے ہوئے کتاب اللہ کے حکم کہ ایک طہر میں ایک طلاق دی جائے کے خلاف کیوں غلط طریقہ اختیار کیا گیا؟ بلکہ فرماتے کوئی بات نہیں ایک دم تین طلاق دینے سے ایک ہی واقع ہوتی ہے جا ورجوع

کرلو۔ رہا ایک شخص کا یہ کہنا کہ میں اس کو قتل کر دوں؟ یہ زجر و تونخ کے لئے تھا، حقیقت میں قتل کرنا مقصود نہ تھا۔ چنانچہ اس حدیث کی شرح میں علامہ سندی فرماتے ہیں

والجمهور على أنه اذا جمع بين الثالث يقع
الثالث۔

اور جمہور علماء اسی پر متفق ہیں کہ جب اکھٹی تین طلاق دی جائیں تو تینوں واقع ہو جائیں گی۔ (حاشیہ، نسائی جلد 6، ص 143)

حدیث شریف ﴿

طَلَقَ اُمْرَأَتَهُ فَاطِمَةَ بِنْتَ قَيْسٍ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَ تَطْلِيقَاتٍ فِي كَلِمَةٍ
وَاحِدَةٍ فَأَبَانَهَا مِنْهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ
يُلْغُنَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَابَ ذَلِكَ
عَلَيْهِ۔ (دارقطنی جلد چہارم، ص 12)

ترجمہ: (حضرت ابوسلمہ فرماتے ہیں کہ ابو عمر و بن حفص بن مغیرہ نے) اپنی زوجہ فاطمہ بنت قیس کو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ میں ایک ہی کلمہ میں تین طلاق دیں تو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فاطمہ کو اس کے شوہر سے جدا کر دیا اور ہمیں یہ بات نہیں پہنچی کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے اس پر کوئی عیب لگایا ہو۔

فائدہ ﴿ اس حدیث شریف سے بھی واضح طور پر ثابت ہوا کہ جب ابو عمر و بن حفص نے ایک کلمہ کے ساتھ اپنی بیوی کو ایک دم تین طلاق دے دیں تو حضور صلی اللہ

تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ان کی بیوی کو ان سے جدا کروادیا اور اس پر کوئی عیب نہ لگایا۔
حدیث شریف ﷺ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میں نے
حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کیا:

لَوْ أَنِّي طَلَقْتُهَا ثَلَاثًا كَانَ يَحْلُّ لِي أَنْ أَرَاجِعَهَا؟ قَالَ
لَا كَانَتْ تَبِينُ مِنْكَ وَتَكُونُ مَعْصِيَةً۔

(دارقطنی، جلد 4، ص 31)

ترجمہ: اگر میں اپنی بیوی کو ایک دم تین طلاق دوں تو کیا وہ میرے لئے حلال ہوگی۔ اگر میں اس سے رجوع کروں؟ فرمائیں! وہ تجھ سے الگ ہو جائے گی اور ایسا کرنا گناہ ہے۔

فائدہ ﷺ معلوم ہوا کہ ان تین طلاق سے مراد وہی طلاق ہیں جو ایک دم دی جائیں جس کے بعد عورت کے حلال ہونے اور اس کی طرف رجوع کرنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا اور یہ مسئلہ اتنا واضح تھا کہ سب صحابہ کرام علیہم الرضوان اسے جانتے تھے اور حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ جیسا عالم صحابی اس کے متعلق کبھی سوال نہ کرتا اور پھر حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم بھی سنت کے مطابق تین طلاق کو معصیت نہ فرماتے۔

اب اس ضمن میں صحابہ کرام علیہم الرضوان کے فتاوے ملاحظہ فرمائیں۔

1 - حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کا فتویٰ

حضرت معاویہ بن ابی یحییٰ سے روایت ہے کہ آپ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی

حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے پاس آیا تو اس نے کہا میں نے اپنی بیوی کو ہزار طلاقیں دے دی ہیں۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ وہ عورت تجھ سے تین طلاقوں کے ساتھ جدا ہو گئی۔ (زاد المعاو، جلد پنجم، ص 57، فتح القدری، جلد سوم، ص 330)

2- حضرت علی رضی اللہ عنہ کا فتویٰ

حضرت حبیب ابن ابی ثابت سے روایت ہے کہ ایک شخص حضرت علی رضی اللہ عنہ کی بارگاہ میں حاضر ہوا اور عرض کی کہ میں نے اپنی بیوی کو ہزار طلاقیں دے دی ہیں۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ وہ عورت تجھ سے تین طلاقوں کے ساتھ جدا ہو گئی (سنن دارقطنی، جلد 4، صفحہ 21، زاد المعاو جلد 5، صفحہ 57، فتح القدری جلد 3، صفحہ 330، سنن الکبریٰ، جلد 7، صفحہ 335)

3- حضرت عبد اللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ کا فیصلہ

حضرت عالمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ نے فرمایا کہ ایک آدمی حضرت عبد اللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور عرض کی کہ میں نے اپنی بیوی کو ننانوے طلاقیں دے دی ہیں اور میں نے (اس کے بارے میں) پوچھا تو مجھے بتایا گیا کہ تیری بیوی تجھ سے جدا ہو گئی۔ جناب ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ لوگ چاہتے ہیں کہ تجھ میں اور تمہاری بیوی میں جدائی کر دیں۔ اس نے کہا اللہ تعالیٰ آپ پر رحم فرمائے۔ آپ کیا کہتے ہیں۔ اس نے خیال کیا کہ شاید ابن مسعود رضی اللہ عنہ اس کے لئے رخصت کا حکم فرمائیں گے۔ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ تین طلاقوں سے وہ تم سے جدا ہو گئی اور باقی تمام طلاقیں حد سے بڑھنا اور سرکشی ہے۔

(مصنف عبدالرزاق جلد 6، صفحہ 395، زاد المعاد، جلد 5، صفحہ 57)

4۔ حضرت عبد اللہ ابن عمر رضی اللہ عنہ کا فتویٰ

حضرت نافع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب کوئی شخص تین طلاقیں دے کر حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے پوچھتا تو وہ ارشاد فرماتے۔ اگر تم نے ایک یا دو بار طلاق دی ہوتی تو رجوع کر سکتے تھے کیونکہ رسول پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے اسی کا حکم فرمایا تھا اور اگر تم نے تین طلاقیں دے دی ہیں تو وہ تم پر حرام ہو گئی۔

یہاں تک کہ دوسری سے نکاح کرے۔ (صحیح بخاری، جلد 2، صفحہ 792)

مسلم شریف میں یہ الفاظ زیادہ ہیں

”عَصِيْتَ رَبَّكَ فِيْمَا أَمْرَكَ بِهِ مِنْ طَلاقِ

اُمْرَاتِكَ“

ترجمہ: اور تم نے اللہ تعالیٰ کی حکم عدولی کی اپنی عورت کو طلاق دینے میں۔

(صحیح مسلم، جلد اول، صفحہ 476)

فائدہ) اس حدیث سے بھی ظاہر یہی ہے کہ بیک وقت تین طلاقیں دینا اگرچہ معیوب اور ممنوع امر ہے، بہر حال اگر کسی نے اس طرح اکھٹی طلاقیں دے دیں تو وہ واقع ہو جائیں گی۔

5۔ حضرت عبد اللہ ابن عباس رضی اللہ عنہ کا فتویٰ

حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک شخص نے حضرت عبد اللہ ابن عباس رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کی کہ بے شک میں نے اپنی

بیوی کو ایک دم ہزار طلاق دی ہیں۔ آپ نے فرمایا۔ تین طلاق نے تیری بیوی کو تجوہ پر حرام کر دیا اور باقی تجوہ پر بوجھ ہیں۔ تو نے اللہ تعالیٰ کی آیتوں کا مذاق بنایا ہے۔

(Darقطنی، جلد 7، صفحہ 337، سہیق، جلد 7، صفحہ 337)

اکابر صحابہ کرام علیہم الرضوان کے نزدیک بھی ایک دم تین طلاق دینے سے اس کی عورت اس پر حرام ہو جائے گی۔

غیر مقلد ہیں گروہ (اہل حدیث اور جماعت المسلمين)

کی پہلی دلیل

حدیث ﴿

أَنَّ رُكَانَةَ بْنَ عَبْدِ يَزِيدَ طَلَقَ امْرَاتَهُ سُهَيْمَةَ الْبَتَّةَ
فَأَخْبَرَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذَلِكَ وَقَالَ
وَاللَّهِ مَا أَرَدْتُ إِلَّا وَاحِدَةً فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاللَّهِ مَا أَرَدْتُ إِلَّا وَاحِدَةً فَقَالَ
رُكَانَةُ وَاللَّهِ مَا أَرَدْتُ إِلَّا وَاحِدَةً فَرَدَّهَا إِلَيْهِ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ترجمہ: حضرت رکانہ بن عبد یزید رضی اللہ عنہ نے اپنی بیوی سہیمہ کو تین طلاقیں دے دیں۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو یہ بات بتائی گئی تو انہوں نے کہا کہ خدا کی قسم! میں نے ارادہ نہیں کیا مگر ایک کا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ تم خدا کی قسم کھا کر کہتے ہو کہ ایک ہی کا ارادہ کیا تھا۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ

علیہ وآلہ وسلم نے ان کی بیوی ان کی طرف لوٹا دی۔ (ابوداؤد، جلد دوم، کتاب الطلاق، حدیث 439، ص 170، مطبوعہ فرید بک اشال لاہور)

غیر مقلد ہیں گروہ (اہل حدیث اور جماعت المسلمین)

کی دلیل کا جواب

اگر ہم حضرت رکانہ رضی اللہ عنہ والی حدیث پر غور کریں تو بات سمجھ میں آجائے گی کہ حضرت رکانہ رضی اللہ عنہ نے طلاق بتہ دی تھی اور طلاق بتہ میں ایک کا بھی احتمال ہے اور تین کا بھی۔ اسی لئے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے خدا تعالیٰ کی قسم دے کر اس کی تصدیق کروالی کہ طلاق میں نے ایک ہی دی ہے۔ دوسرے اس کی تکرار کی ہے، یعنی نیت ایک ہی طلاق کی تھی، اس پر حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تم اس سے رجوع کرلو۔

صحابہ کرام علیہم الرضوان کو میرے آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے منع فرمایا تھا کہ کوئی شخص اپنی بیوی کو ایک دم تین طلاقیں نہ دے تو صاحبہ کرام علیہم الرضوان کی یہ عادت تھی کہ الا ما شاء اللہ ایک دم تین طلاقیں نہیں دیتے مگر جب بھی طلاق دیتے، ایک ہی دیتے۔ دوسرے اس کی تکرار کرتے۔ صاحبہ کرام علیہم الرضوان کے یہ جملے کوئی نہیں دکھا سکتا کہ انہوں نے یہ کیا ہو، میں نے تجھے طلاق دی، میں نے تجھے طلاق دی، میں نے تجھے طلاق دی۔ مطلب یہ کہ طلاق ایک ہی دیتے، دوسرے اس کی تکرار کرتے۔

مثال: میں آپ کے گھر افطاری کرنے کے لئے آیا اور میں یہ کہوں کہ ”مجھے

افطاری کرنی ہے، افطاری، افطاری، تو آپ کیا تین مرتبہ افطاری رکھیں گے کہ مولانا نے تین مرتبہ کہا ہے۔ مجھے افطاری تو ایک ہی مرتبہ کرنی ہے، دو سے میں نے تکرار کی۔

مثلا: میں صدر جاؤں گا، صدر صدر تو کیا میں تین مرتبہ صدر جاؤں گا نہیں بلکہ میں ایک مرتبہ ہی جاؤں گا۔ دو سے اس کی میں نے تکرار کی۔

اب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا دور آیا۔ طلاق کی کثرت ہو گئی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ دیکھنے لگے کہ طلاقیں بہت بڑھ جائیں گی۔ اصل میں ہوتا یہ تھا کہ طلاق دینے کے بعد جب مقدمہ قاضی کے پاس آتا تو طلاق دینے والا یہ کہتا کہ میں نے ایک طلاق دی ہے۔ دو سے اس کی تکرار کی ہے۔ یعنی مندرجہ بالا حدیث کی آڑ لے کر تین طلاق دینے کے بعد بہانے تلاش کرتے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ ”اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے جہاں تمہیں گنجائش دی تھی یعنی ایک مرتبہ طلاق اور دو سے اس کی تکرار تو اس گنجائش سے تم نے ناجائز فائدہ اٹھایا“، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے یہ قانون بنادیا کہ اب کسی کی یہ بات نہیں مانی جائے گی کہ میں نے ایک طلاق دی اور دو سے اس کی تکرار کی ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اب جو تین دے گا اس کی تین مانی جائیں گی۔ اس وقت پوری جماعت صحابہ کرام علیہم الرضوان نے اس پر اجماع کیا۔ غیر مقلدین اہل حدیث اور جماعت المسلمين کے لوگ جن کو دو حدیثیں یاد نہیں، وہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے قول پر تنقید کرتے ہیں۔ کیا ان لوگوں نے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی یہ حدیث نہیں سنی؟

حدیث شریف ﷺ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم ایک دن منبر پر خطبہ دینے

کھڑے ہوئے اور ہمیں بہت عمدہ نصیحت فرمائی جس سے لوگوں کے دل لرزائٹھے اور آنکھوں سے آنسو بہنے لگے۔ لوگوں نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم! آپ نے تو ہمیں ایسی نصیحت فرمائی ہے جیسے کوئی کسی کو رخصت کر رہا ہو۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم ہم سے کوئی عہد و پیام لے لیجئے۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ تم اللہ تعالیٰ کا خوف، امیر کا حکم سننے اور اطاعت کرنے کو اپنے اوپر لازم سمجھ لو، چاہے تمہارا امیر ایک جبشی غلام ہی کیوں نہ ہو۔ تم میرے بعد بہت اختلافات دیکھو گے، تم میری سنت اور میرے خلفائے راشدین مہدیین کی سنت کو لازم پکڑ لینا اور ان کے طریقے کو مضبوطی کے ساتھ دانتوں سے پکڑ لینا اور بدعاں سے گریز کرنا کیونکہ ہر بدعت گرا ہی ہے (سنن ابن ماجہ، جلد اول، باب اتباع سنت خلفائے الرashدین، حدیث 44، ص 43، مطبوعہ فرید بک اسٹال، لاہور)

حدیث شریف ﷺ حضرت عبد اللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا میرے بعد میرے صحابہ کرام علیہم الرضوان، حضرت ابو بکر، عمر رضی اللہ عنہما کی پیروی کرنا، حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ کا طریقہ اختیار کرنا اور حضرت عبد اللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ کے عہد کو لازم پکڑنا۔

(سنن الترمذی جلد اول، ابواب المناقب، حدیث نمبر 1739، ص 743، مطبوعہ فرید بک اسٹال لاہور)

☆ معلوم ہوا کہ خلفائے راشدین رضوان اللہ علیہم اجمعین کی سنت یعنی طریقہ کو لازم پکڑنے کا حکم ہمیں سروکونیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم دے رہے ہیں اور جو ان کے طریقہ سے ہٹا اور مخالفت کی وہ بدعتی اور گمراہ ہے۔

غیر مقلد ہنگروہ (اہل حدیث اور جماعت المسلمين)

کی دوسری دلیل

دلیل ﴿حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ فرماتے ہیں کہ زمانہ نبوی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم اور ابو بکر صدیق اور دو سال زمانہ خلافت عمر تک تین طلاق، ایک طلاق تھی۔﴾ (مسلم شریف)

فائدہ ﴿اس سے معلوم ہوا کہ دو رسالت اور دو رابر پر رضی اللہ عنہ اور دو سال زمانہ فاروق تک تین طلاق ایک ہی شمار کی جاتی تھی۔﴾

غیر مقلد ہنگروہ (اہل حدیث اور جماعت المسلمين)

کی دلیل کا جواب

1: شارح بخاری شیخ الاسلام علامہ امام بدر الدین عینی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ یہ روایت منسوخ ہے۔ (بحوالہ: عمدۃ القاری، شرح صحیح بخاری، جلد 20، ص 233)

2: امام طحاوی علیہ الرحمہ نے بھی حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کی روایت کا جواب دیا ہے، اس کا خلاصہ بھی یہی ہے کہ یہ روایت منسوخ ہے اور ان کی دلیل یہ ہے کہ جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے زمانہ خلافت میں با قاعدہ یہ قانون بنادیا کہ ایک دم دی ہوئی تین طلاقیں تین ہی ہوں گی اور کسی ایک صحابی کا بھی اس کے خلاف آواز بلند نہ کرنا اور سب کا اس پر عمل کرنا یہ سب سے بڑی دلیل ہے کہ یہ روایت منسوخ ہے۔

☆ چنانچہ علامہ امام بدر الدین عینی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے سامنے اس مسئلہ کے وقت وہ لوگ تھے جو بلاشبہ خوب جانتے تھے جو اس مسئلہ میں پہلے گزر چکا تھا، نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ میں، تو ان میں سے کسی انکار کرنے والے نے اس پر انکار نہ کیا اور نہ کسی نے اس کو کسی دلیل سے باطل کیا (حالانکہ وہ صحابہ شرعی مسئلہ میں خاموش رہنے والے نہ تھے) تو یہ سب سے بڑی دلیل وجہ ہو گئی اس کے منسوخ ہونے میں۔ (بحوالہ: عمدۃ القاری، جلد 20، ص 20)

(233)

☆ امام بدر الدین عینی علیہ الرحمہ آگے مزید فرماتے ہیں کہ اگر تم کہاں روایت کے منسوخ ہونے کی کیا وجہ ہے حالانکہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ منسوخ نہیں کر سکتے اور نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے بعد کوئی چیز کیسے منسوخ ہو سکتی ہے؟ تو میں کہتا ہوں کہ جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے صحابہ کرام علیہم الرضوان کے سامنے اس مسئلہ کو پیش کیا تو کسی صحابی سے انکار واقع نہ ہونے سے یہ مسئلہ صحابہ کا اجتماعی مسئلہ ہو گیا۔
(بحوالہ: عمدۃ القاری، جلد 20، ص 233)

جواب نمبر 2) اگر بالفرض اس روایت کو منسوخ نہ مانا جائے تو یہ روایت غیر مدخولہ یعنی اس کے بارے میں ہے جس کو خلوت سے پہلے طلاق دے دی جائے۔
چنانچہ ملاحظہ ہو۔

حضرت ابوالصہبہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے پوچھا کیا آپ کو معلوم نہیں کہ جب کوئی شخص اپنی بیوی کو اس کے پاس جانے سے پہلے تین طلاق دیتا تھا تو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم اور حضرت ابو بکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما کی خلافت

کے شروع زمانہ میں ان تین طلاق کو ایک ہی طلاق قرار دیتے تھے؟

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہاں! جب کوئی شخص اپنی بیوی کو اس کے پاس جانے سے پہلے تین طلاق دے دیتا تھا تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے عہد مبارک میں اور ابو بکر اور عمر رضی اللہ عنہما کی خلافت کے شروع میں ان تین طلاق کو ایک ہی طلاق قرار دیتے تھے۔ (ابوداؤد، جلد اول، ص 344)

اس حدیث نے مسلم شریف کی حدیث کی وضاحت اور شرح کر دی کہ جب غیر مدخولہ عورت کو اس طرح تین طلاق دی جاتی تھیں کہ تجھے طلاق ہے، طلاق ہے، طلاق ہے تو اس صورت میں ایک طلاق قرار دی جاتی تھی اس لئے کہ پہلی طلاق بولتے ہی وہ عورت نکاح سے باہر ہو جاتی تھی۔ جب وہ بیوی ہی نہ رہتی تھی تو پھر دوسرا دو طلاق کس پر پڑتیں۔ یہی وجہ ہے کہ غیر مدخولہ پر عدت بھی واجب نہیں ہوتی اور یہ حکم اور مسئلہ آج بھی باقی ہے۔ ہاں اگر اس طرح تین طلاقیں دی جائیں کہ تجھے تین طلاقیں ہیں تو تینوں ہی واقع ہو جائیں گی۔ اس لئے کہ اس صورت میں تینوں نکاح کی موجودگی میں دی گئیں پھر وہ عورت بغیر حلالہ کے حلال نہ ہوگی اور پہلی صورت میں بغیر حلالہ کے حلال ہوگی۔ اس سے دوبارہ نکاح ہو سکتا ہے۔

چنانچہ شیخ الاسلام علامہ بدر الدین عینی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ علماء کی ایک جماعت نے حدیث ابن عباس جو بیان ہو چکی ہے کا یہ جواب دیا ہے کہ وہ غیر مدخولہ عورت کے بارے میں ہے۔ (عدۃ القاری، جلد 20، ص 234)

حضرت علامہ قاضی شااء اللہ پانی پتی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ بعض علماء فرماتے ہیں کہ تجھے طلاق ہے، تین مرتبہ کہنے سے مدخولہ عورت کو تین طلاق پڑیں گی اور غیر

مدخولہ عورت کو ایک طلاق پڑے گی۔ (تفصیر مظہری، جلد اول، ص 301)

اہل حدیث فرقے اور جماعت اسلامیں

سے تعلق رکھنے والوں سے ہمارے سوالات

آپ لوگوں کو اگر خلفائے راشدین رضوان اللہ علیہم اجمعین کے طریقے، قانونِ الہی کے مخالف نظر آتے ہیں تو پھر دیگر کام کیوں کرتے ہو، یہ بھی چھوڑ دو۔

1..... تراویح پورا رمضان باجماعت کیوں پڑھتے ہو، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے تو چند دن پڑھی، اس کو پورا مہینہ باجماعت پڑھنا اور پورے قرآن کی تلاوت حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے شروع کروائی، کیا اس کو بھی قانونِ الہی کی مخالفت کہو گے؟

2..... قرآن مجید درختوں کے پتوں اور مختلف مقامات پر تحریر تھا۔ ایک کتاب میں جمع کرنے کی سعادت تو خلفائے راشدین کو حاصل ہوئی پھر یہ قرآن اپنی مساجد اور گھروں میں کیوں رکھتے ہو؟

3..... رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم اور صدیق و عمر رضی اللہ عنہما کے دور میں جمعہ کی ایک اذان ہوتی تھی، دواز انوں کا سلسلہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے جاری کیا، لہذا آپ لوگ جمعہ کے دن دواز انیں دینا چھوڑ دو؟ کیونکہ زمانہ رسالت میں ایک اذان دی جاتی تھی۔

4..... مسجد نبوی میں فانوس، محراب، بلند و بالا مینار وغیرہ اس کے سب کام خلفائے راشدین نے کروائے۔ آج آپ لوگ ان کاموں کو جاری رکھے ہوئے

ہو؟ کیا یہ دین میں اضافہ نہیں؟

5..... علم صرف و نحو خلافے راشدین نے ایجاد کئے اور آپ اپنے ہر مدرسہ میں اسے پڑھتے اور پڑھاتے ہو، کیا یہ دین میں اضافہ نہیں؟

غیر مقلدین گروہ (اہل حدیث اور جماعت المسلمين) سے

تعلق رکھنے والوں کو دعوتِ فکر

دین اسلام آج جو ہمارے پاس اصلی حالت میں موجود ہے، یہ سب انہی خلافے راشدین رضوان اللہ علیہم اجمعین کی محتنوں اور دیانت داری کی برکت ہے۔ خدارا! بند الفاظ میں صحابہ کرام علیہم الرضوان کے خلاف زہرت اُگلیں۔ آپ لوگوں کا یہ طریقہ اس امت کو دین سے دور کر دے گا، چودہ سو سے زائد برس گزر گئے، کسی صحابی، تابعین، تبع تابعین حتیٰ کہ علمائے اسلام میں سے بھی کسی نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے فیصلوں کی مخالفت نہیں کی سوائے آپ جیسے مٹھی بھر لوگوں کے۔ اس امت کو زنا کی طرف مت لے جائیے۔

